مستقل مزاج اور سعید الفطرت شخص مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے

اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے بغیر ایمان لانے کا دعویٰ بے معنی ہے

اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں اور اس کے آگے جھکیں کہ جلد سے جلد تر قبولیت دعا کے نظارے دیکھنے والے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 فروری 2008ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ بنیادی چیز ہے جس کی گہرائی کو ایک حقیقی مومن سمجھتا ہے اور سمجھنا چاہئے۔ دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکے بغیر تو ایمان لانے کا دعویٰ ہی بے معنی ہے۔ عارضی ابتلاء اور روکیں ایک مومن کے قدم ڈگمگانے والی نہیں ہوتیں بلکہ ان ابتلاؤں اور روکوں کی وجہ سے وہ اور زیادہ عبادت میں بڑھتا ہے۔ جب تک ہم مستقل مزاجی کے ساتھ اس حالت پر قائم رہیں گے' اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دعا اور اس کی قبولیت کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آ جاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں مگر مستقل مزاج' سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اس کے بعد نصرت آتی ہے۔ان ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گدازش ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔ پس کبھی گھبرانا نہیں چاہئے یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میری دعا قبول نہیں ہوگی یا نہیں ہوتی۔ ایسا وہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت سے انکار ہو جاتا ہے کہ وہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا ایک احمدی کا خاصہ ہے اور ہونا چاہئے جس میں عارضی روکیں اور ابتلاء مزید نکھار پیدا کرتے ہیں۔

حضور انور نے بعض ابتلاؤں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا ان ابتلاؤں سے سرخرو ہو کر نکلنے کیلئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔احمدی اپنے ثبات قدم کیلئے دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کے در کو اس طرح پکڑیں' اس کے آگے اس طرح جھکیں کہ جلد سے جلد تر وہ قبولیت دعاؤں کے نظارے دیکھنے والے ہوں اور پھر دنیا میں وہ احمدی جو امن میں ہیں' اپنے بھائیوں کیلئے دعا کریں کیونکہ مومن کی یہی شان بتائی گئی ہے کہ یہ ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ پس جب ہم ایک درد کے ساتھ ان ابتلاؤں کے جلد ختم ہونے کیلئے دعا کریں گے تو یقیناً وہ مستجاب الدعا خدا ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے ہمارے بھائیوں کی تنگیوں اور پریشانیوں کو دور فرمائے گا۔ پس اے نوجوانو اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جاؤ کہ یہی ایک احمدی نوجوان' احمدی مرد و عورت اور احمدی بچے کی شان ہے اور ان مشکلات کا مقابلہ اللہ کے آگے جھکتے ہوئے دعاؤں سے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔